جہنم کی گزرگاہوں سے بچائے گئے

زندگی کی تبدیلی کی کہانی

﴿ دیباچہ ﴾

اس سے پہلے کہ میں اپنی کہانی لکھنے کا فیصلہ کرتا ایک عرصہ دراز سے میں اس خیال کے بارے سوچتا رہا اور اس کے ساتھ وجہ یہ تھی کہ یہ خیال مجھے میرے ماضی میں لے جائے گا جسے میں بھلانا چاہتا تھا لیکن آخر کار یہ حقیقت مجھ پر عیاں ہوئی کہ میں اس غیر معمولی اور لاثانی تجربے کو چھپا کر نہیں رکھ سکتا۔ جو میری زندگی میں وقوع پذیر ہوئی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اس مرد یا خاتون کی مدد کر سکوں۔ جو دہشتناک عذیت میں رہ رہے تھے۔

میرا تجربہ دوسروں کیلیئے انتہائی مفید ہوسکتا ہے۔ میں اپنی زندگی کی بہت سی تفصیلات میں نہیں گیا۔ کیونکہ کچھ ایسے مناظر ہیں کہ جن کو میں بیان نہیں کر سکتا ہوں جو کہ اس کتابچہ کو لکھنے کے مقصد کو بگاڑ سکتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ نا امید لوگوں کو امید دی جائے۔

ان آیات کو پڑھنے کے بعد میں اس بات کا قائل ہو گیا کہ اگر آپ لمبے عرصہ میں اپنی زندگی میں تبدیلی کا انتظار کر رہے ہیں تو پھر کسی غیر معمولی واقع کی توقع رکھیں۔ یعنی ایک نئی پیدائش ایک نئی زندگی کی ایک نئے آغاز میں آپ تبدیل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

مطالعہ سے لطف اندوز ہوں۔

جہنم کی گزرگاہوں سے بچائے گئے۔

ان چند صفحات کی بدولت میں اپنی زندگی کے بارے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے میری زندگی کیا تھی۔ جب تک میں نامکمل طور پر پر حقیقت کو اور زندگی کی سچائی کو دریافت کیا اپنے ماضی پر نظر ڈالنا یہ کوئی آسان بات نہیں جب کہ آپ کا ماضی دکھوں اور تکلیفوں سے بھرا ہو۔ لیکن اس کے بعد میں اس بات کا قائل ہو گیا کہ مجھے ان حالات میں سے گزرنا ضروری تھا۔ کہ میں انہیں لکھنا چاہتا۔ اور اس شخصیت کے لیے شکرگزاری کا اظہار کرتا جس نے میری زندگی کی تعمیر نو کی لیکن حقیقی طور پر کون ایسی زندگی کی تعمیر نو کر سکتا۔ جو کہ انتہائی پستی اور ناامیدی کی حالت میں ہو۔ کوئی بھی اسوقت آپ کی مدد کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔ جبکہ آپ کا غم ایسا برا ہو کہ آپ کچھ نہ چاہتے ہوں سوائے موت کے۔ تا کہ وہ ہر چیز سے آزاد کر دے۔ اکثر اوقات میں اپنے آپ سے پوچھتا تھا کہ میں اس دنیا میں کیونکر پیدا ہوا تھا۔

غم سے بھری اس دنیا میں میری زندگی کا کیا مقصد تھا اس دن سے جسدن میں پیدا ہوا میرا سامنا مایوسی اور ناامیدی سے ہوا تھا۔ میں اس نظام میں بری طرح جکڑا ہوا تھا اور جیسے کہاوت ہے کہ ہم یا تو خوش قسمت ستارے تلے یا پھر بد قسمت ستارے تلے پیدا ہوئے ہیں۔ میرے لحاظ سے اس کا جواب انتہائی تیزی سے دریافت ہوا۔ کہ میری پیدائش بھی بد قسمت ترین ستارے تلے ہوئی۔ بہت سی دیگر خواتین کی طرح میری ماں کا بھی خیال تھا کہ اس کی ملاقات ایسے مرد سے ہوئی جو کہ اس کا ہم مرتبہ نہ تھا۔ جو اس کا بے تابی سے انتظار کرتا یا اکثر اوقات پھولوں کے گلدستے کے ساتھ گھر کو لوٹ کر آتا۔ لیکن یہ سب کچھ حقیقت سے بہت دور تھا اور بہت جلد میری ماں جان گئی کہ میرا شوہر ایک انتہائی بے چین اور جذباتی شخص ہے۔ اس کے ساتھ گزارا مزید مشکل تر مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ گھر میں زندگی بہت دشوار اور ناخوش تھی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ معاملات بہتری کی طرف نہیں جا رہے تھے۔ ہر دن ہر مہینہ گھریلو جھگڑے وقوع پزیر ہوتے۔ ظلم ستم ہمادل روزمرہ زندگی کا ایک حصہ بن گئے۔ ہم امن اور خوشی کے لمحات مشکل سے حاصل کر پاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے گھر میں چیر پھاڑ ہو رہی تھی۔ جو کہ ہمارے چہروں پر کبھی نکھار آنے والی مسکراہٹ نہ دیکھی جاتی تھی۔ آنسو ایک تسلسل کے ساتھ ہمارے رخسار پر بہتے رہتے تھے۔ بہت سالوں بعد یہ حقائق میرے ماضی کی یادوں میں کوند کر آئے حالانکہ اسوقت میں چار یا پانچ سال کا ایک چھوٹا بچہ تھا۔

آج بھی میرے ذہن میں وہ یادیں موجود ہیں کیونکہ جب کسی بچہ کو مارا پیٹا جاتا یا اپنی ماں پر تشدد ہوتا دیکھتا یہ ایسے مناظر ہیں جو تمام عمر اس کے ذہن کو نہیں چھوڑتے اور آہستہ آہستہ اسے ایسی مایوسی کی طرف لے جاتے ہیں جو بہت سے گہرے صدمات اور مختلف نفسیاتی مسائل کی وجہ بنے ہوں۔ سات سال کی عمر میں میرا دکھ درد اپنے عروج پر تھا اور اپنی زندگی کے اس دور کو میں (جہنم کی پہلی گزرگاہ میں) کا نام دیتا ہوں۔ اگر میں کبھی غلطی سے اپنے باپ کے پاس سے گزرتا جب وہ نفسیاتی دباؤ کا شکار ہوتا وہ مجھے باقاعدہ تشدد کا نشانہ بناتا تھا۔ مجھے کبھی سکون نہ ملتا۔ میں ہر وقت اپنے آپ سے سوال کرتا کہ میں اپنے باپ کے پاس کیسے جا سکتا ہوں۔ اس سے

کیسے بات کرسکتا ہوں آیا کہ یہ درست وقت ہے بھی یا نہیں میں ہر وقت الجھن کا شکار رہتا اور اس کا مجھ پر بہت برا اثر پڑتا۔ دن بدن میں ایک تنہا پسند ناراض اور بے چین لڑکا بنتا جا رہا تھا۔

میں وہ دن ہمیشہ یاد رکھوں گا جب میرے باپ نے وحشیانہ انداز سے مجھے میرے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا۔ مجھے اوپر اُٹھایا اور پھر بے رحمی سے مجھے زمین پر لوتھڑے کی طرح گرا دیا۔ آنسو میرے رخسار پر مسلسل بہہ رہے تھے۔ میں بری طرح خوف زدہ تھا اور اس وقت میں نفرت سے بھرا ہوا تھا۔ میری ناک کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی اور میرے سر میں ایسا درد تھا کہ میں تکیہ پر اپنا سر نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس دن میں نے کانپتے ہوئے اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھا میں نے اسے کہا (میرے باپ) غور سے سنو میں قسم کھاتا ہوں کہ جب میں 18 برس کا ہو جاؤ نگا تو میں آپ کو قتل کر دونگا۔

وہ الفاظ جو میں نے کہے وہ مجھے ہر وقت خوف زدہ کرتے رہتے۔ کئی سال گزر گئے لیکن کوئی تبدیلی نہ آئی اور تشدد کا عمل جاری رہا۔ لیکن جب میری ماں اپنے 4،8،9 سالہ تین بچوں کو لے کر گھر سے بھاگ نکلی تو ہماری تکلیف کے اختتام کا پہلا دور تھا۔

لیکن تب سے مجھے ہمت کرنا تھی کہ اپنے لیے کچھ کھانے کا انتظام کروں۔ میری ماں صفائی ستھرائی کا کام کرتی اور ہفتہ میں اس کے پاس صرف 2 ہی گھنٹے ہوتے تھے اور ہم اتنی اذیت کی حالت میں رہتے تھے کہ اکثر و بیشتر ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ 11/12 سال کی چھوٹی عمر میں مجھے کئی گھنٹے کام کرنا پڑتا تا کہ گھر کے لیے کچھ پیسے لاسکوں۔ جس سے ہم اپنا گزار کر سکتے۔

ان تمام تکلیفوں کے باوجود میں ایک جفاکش تھا اور مجھے کامیاب ہونا تھا۔ یہ ایک آسان وقت نہیں تھا۔ بلکہ آنسوں اور غموں سے بھرا ہوا دور تھا۔ لیکن اس دور نے مجھے ایک بہادر، نڈر اور محنتی لڑکا بنا دیا تا کہ میں اپنے گھر والوں کے کچھ کما سکوں۔ جب میں بڑا ہوا تو میں نے سوچا کہ مجھے کوئی ایک خاص کام کرنا چاہیے لہٰذا میں نے گھریلو، سیکورٹی آلات بنانے والی کمپنی میں بطور سیلز مین نوکری کر لی میں نے اس میں تیزی سے ترقی کی اور اچھی تنخواہ لینی شروع کر دی۔ میں نے اپنے دیگر سیلز مین ساتھیوں میں سے اپنے آپ کو نمایا کیا اور سیلز مین کے درمیان ہونے والے مقابلہ کو جیت لیا۔ جس پر مجھے کمپنی کی طرف سے پوری دنیا کا سفر کرنے کا حکم ہوا۔ میں نے سویزرلینڈ، مراکو، اور سپین جیسے خوبصورت ممالک کا سفر کیا۔ یہ میری کلاس کا پہلا مرحلہ تھا۔

آخر کار حالات بہتر سے بہتر ہوتے گئے اور خوشیاں میرے آنگن میں آنے لگیں۔ اس کے باوجود جو میرے پاس تھا میں اس سے مطمئن نہیں تھا۔ کیونکہ میرا ماضی غربی اور پریشانیوں تکلیفوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس لیے یہ سب کچھ میرے لیے ناکافی تھا۔ جس پر میں نے ایک رئیل اسٹیٹ کمپنی بنائی۔ جس نے بڑی تیزی سے ترقی کی۔ اور دولت کی ریل پیل ہوگی۔ پھر میں نے استعمال شدہ قیمتی دھاتیں مثلاً سونا وغیرہ خریدنے اور فاؤنڈریز کو بیچنے کا کام شروع کیا۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس کام سے مجھے کتنی دولت ملنے لگی اور میری آمدنی اتنی ہوگئی کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔ ان تمام دولت سے میں نے اپنے آپ کو بادشاہ بنالیا اور کاروبار کی دنیا میں شہرت پالی۔ کیونکہ ابھی تو صرف

میں 20 سال کا تھا اور میں نے چھوٹی سی عمر میں وہ سب کچھ پا لیا تھا جو میں چاہتا تھا۔ میرے پاس ایک خوبصورت کار، ایک بڑا گھر جس میں ایک سوئمنگ پل، کشتی اور بہت کچھ تھا۔ میں نے دولت سے سب کچھ حاصل کر لیا تھا اور زندگی کے مزے لے رہا تھا۔ حقیقت میں میں تو دوزخ کے دروازے پر جا رہا تھا۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ جب آپ کے پاس دولت ہوگی تو آپ کے بہت اچھے دوست ہونگے۔ اسی طرح میری زندگی بھی دوستوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر میں نے ایک خوفناک دنیا میں قدم رکھا۔ جس کو میں نے اختیار کرنے کی کبھی خواہش نہیں کی تھی۔

دولت کی ہوس شہرت اور خوشیوں کو پانے کی پیاس میرے اندر بڑھتی جا رہی تھی۔ اب میرے اردگرد کے دوست جنس پرست اور زنا کاری کرنے والے تھے اور ان میں سے کچھ نشہ اور منشیات استعمال کرنے والے تھے۔ میں نے روزانہ شراب نوشی شروع کر دی۔ دوستوں میں شراب نوشی کی پارٹیاں کئی کئی روز تک چلتی رہتیں۔ میں یقین تھا کہ یہی ایک راستہ ہے جس سے میں خوش رہ سکتا تھا۔

میں اپنے گھر اس خواہش کے ساتھ لوٹتا کہ غم کو بھلا کر مجھے میری زندگی بسر کرنی ہے اور مزید پارٹیاں جوائن کرنی ہیں۔ میں نے جہنم کے دروازے کو دستک دینی شروع کر دی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ ہم ایک رات نائٹ کلب میں تھے جس میں شراب اور نشہ آور منشیات ہماری پہلی خواہش تھیں۔ اچانک باہر پارکنگ ایریا سے شور کی آواز آئی میں نے دیکھا تو زمین پر ایک میرا دوست پڑا ہوا تھا۔ جو نشہ آور منشیات مثلاً ہیروئن وغیرہ سے ہلاک ہو چکا تھا۔ جس کی زندگی کے لیے ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ میرے دیکھنے سے پہلے مر چکا تھا۔

اس واقعہ کے بعد میں بہت پریشان اور غمگین ہو گیا تھا۔ میرا کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے کو دل نہ چاہتا تھا۔ یہاں تک کے میرے پاس ہر چیز تھی لیکن میرا دل بہت پریشان ہو چکا تھا۔ میں تنہا تھا اور میرا ذہن اس خوفناک واقعہ پر تھا۔ جب آپ کسی لمبے روڈ پر ڈرائیونگ کر رہے ہوں تو یا آپ ڈرائیونگ ہی ڈرائیونگ کر رہے ہو تو کیسا محسوس کرو گے۔ آپ جانتے ہو کہ آپ کس کی طرف جا رہے ہو۔

اس سال کے یہ حالات میرے لیے اچھے لمحات نہ تھے لیکن بہت کم خوشی کے لمحات تھے۔ میں ہمیشہ کچھ نئی چیز کی طرف دیکھتا رہتا تھا کہ کچھ نیا کام کروں جو میری زندگی کو کچھ مقصد دے۔ میں یقین تھا کہ میں اس نئی چیز کو ایک دن حاصل کر لوں گا۔ جب میں اپنی محبوبہ (گلرل فرینڈ) سے ملا تو اس نے ایک بچے کو آواز دی ''وانیسا'' جس سے میرا وہم (شک) دور ہو گیا۔ میں سوچتا تھا کہ مجھے ترقی کرنی ہے میں بہت خوش ہوتا جب میں کام سے فارغ ہو کر گھر آتا۔ میں ایک باپ اور پیارے ہم سفر کے طور پر کام کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے غم اور ناکامی موجود تھی۔ لیکن میں دوسری زندگی سے واقف تھا اور میرے دوست تنہائی میں تھے۔

اس سے برا لمحہ کون سا ہوگا جب ایک دسمبر 1991 کی رات کو میری محبوبہ کسی دوسرے دوست کے ساتھ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ یہ ایک ہلاک کرنے والا لمحہ تھا۔ کچھ ہفتے پہلے جب وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور دوسرا یہ کہ مجھے زندگی کا کوئی تجربہ نہ تھا جب کہ

میں اس میں مبتلا ہو چکا تھا۔ یہ زندگی کے دن بہت غمگین اور تنہا گزار تھے۔ اس کے بعد آپ نیچے پڑھو گے کہ میں نے کیسے اپنے آپکو ترقی کی طرف گامزن کیا۔

میرا پہلا کاروبار جس میں میں نے بہت زیادہ ترقی اور زندگی میں تبدیلی حاصل کی تھی۔ اسی وقت میری رئیل اسٹیٹ کمپنی نے بہت برا رزلٹ دیا جس کو فروخت کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی اور آپشن نہ تھا۔ میرا تیسرا کام قیمتی دھاتیں تھیں جو میں دوبارہ خریدنا شروع کر دیا جسمیں میں نے شہرت پاس لی۔ جس کے میجورٹی شیر بند ہو گے تھے جب خسارہ میں جانے والی کمپنی پر مجھے گرفتار کیا گیا۔ جس سے ہر چیز بند ہو گئی تھی۔

میں اپنے آپ کو کیسے ڈھونڈ وان تمام چیزوں میں۔ لیکن تباہی کے سواہ کچھ نہ تھا۔ لیکن اوپر میں کچھ بیان کر چکا ہوں کہ ان حالات میں ایک روشنی کی کرن دکھائی دی تھی۔ ہر چیز اچھی ہو چکی تھی۔

ایک شام، برف باری ہو رہی تھی میں اکیلا تھا۔ میرے آنسو میرے رخسار سے نیچے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پہلے کبھی ایسے لمحے کا سامنا نہیں کیا تھا۔ میرا رونا بند نہ ہو رہا تھا۔ میرے پوری زندگی میری نگاہوں سے گزر رہی تھی۔ میں نے اس کو ختم کرنے کا سوچ لیا تھا۔ لیکن پھر بھی میرے آنسو نہیں تھم رہے تھے۔

میری زندگی تنہائی سے بھر چکی تھی۔ مجھے کچھ اور دیکھائی نہ دے رہا تھا۔ مجھے میری تباہی اور بربادی کے علاوہ کچھ نہ دکھائی دے رہا تھا۔ آسمان کی طرف دیکھا اور خدا سے کہا میری مدد کرو میری مدد کرو میں عمارت سے چھلانگ لگاؤ نگا۔ ایک لمبے ٹائم تک میں یہی لفظ دہراتا رہا۔ لیکن مجھے درد کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ میں اس کو برداشت کر رہا تھا اور میں نے اس کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اچانک، میں نے ایک سکون کا لمحہ محسوس کیا۔ میرے آنسوں تھم چکے تھے میں سن سکتا تھا۔ میں اس حیرت انگیز لمحات کو بیان نہ کر سکتا ہوں۔ مجھے ایک اچھی خبر ملی اور اس کے بعد میں سونے کے لیے چلا گیا۔ جب میں صبح اُٹھا تو میری زندگی تبدیل ہو چکی تھی۔ میں نے خدا کو یاد کیا تھا اس کے آگئے دعا گو ہوا تھا میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ میں ان حالات میں کتنا خوش تھا۔

اس کے بعد جلد ہی میں ایک اپنے رشتہ دار جو کیلیڈونیا میں رہتا تھا کو فون کیا جس نے میرے اس مشکل وقت کو سماعت کیا۔ اس نے مجھے وہاں آنے کی دعوت دی کہ اس کے ساتھ کچھ لمحہ گزاروں۔ جو مجھے کچھ ہفتہ پہلے کرنا چاہیے تھا۔ مجھے ڈومبیا میں ایک جھونپڑی بنا کر دی گئی جو کہ اپنے دارالحکومت شہر سے کچھ فاصلہ پر تھا۔ میں اس نے چلا گیا۔ مجھ پر یقین کرو میں نے ایک بہت بڑی تبدیلی پائی۔ یہاں پر کوئی باتھ روم اور شاور نہ تھا ہر چیز کھلم کھلی تھی۔

میں ایک کار، دولت جو مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کہا خرچ کروں اور شیر ہولڈر کے ساتھ ساؤتھ، پرپیکنان جو کہ فرانس کے فینسی شہر ہیں میں اپنی جھونپڑی میں رہنا چاہا۔ جو کہ نیولیز اور بائز دیفر (جو کہ کیلیڈونیا کا باغ ہے) کے درمیان واقع ہے۔

لیکن میں اس حالات کو قبول کرتا ہوں کہ کبھی کچھ برا نہیں ہو سکتا جو کہ میں جانتا ہوں۔ میں ایک دریا پر گیا جو 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود تھا میں نے آسمان کی طرف

دیکھااور کہا

''اے خدا مجھے میری زندگی میں واپس لوٹا دو''

ہر چیز تبدیل ہونے لگی تھی۔ میں ایک چرچ میں گیا اور عیسائیوں سے ملا جو بہت خوش تھے۔ میں نے وہاں بہت اپنے آپ کو خوش محسوس کیا۔لیکن مین بہت سی چیزوں کا غلام تھا۔ میں سموکنگ کرتا تھا کیونکہ میں ایسے ماحول سے آیا تھا۔لیکن خدا کی رحمت سے مجھ میں تبدیلی آ رہی تھی۔

پھر میں نے معاف کرنے کے لیے دعا کی وہ جو معاف کرنے والا ہے۔ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا۔ میں نے معافی مانگ لی اور مجھے واپس اصل زندگی میں لانے کی دعا کی۔ان حالات نے مجھے نشہ آور منشیات جن نے مجھے مجرم بنا رکھا تھا سے دور ہونے کی دعا کی۔

آج جب میں علیہ اسلام سے گفتگو کر کے آیا تو میں مکمل طور پر آزاد ہو چکا تھا جب مجھے موت سے نہ ڈرنے کا کہا۔

''اے خدا مجھے میرا کھویا ہوا ماضی واپس لوٹا دو''

خدا نے مجھے میری زندگی کو ایک نئے موڑ کی جانب چلا دیا۔ میں کیلیڈونیا میں 20 برس تک رہا۔ میں نے چرچ میں خدا کو یاد کیا۔لیکن اس کو پورا کرنے کے لیے میں پرعزم تھا۔خدا نے مجھے کہا کہ ہر کام کے لیے کوئی ضمانتی دو اور اس نے میرے ایسا کیا اور ہر جگہ اعلان کیا۔

میں کیا لکھوں! میں مکمل طور پر خوفناک لمحات میں گر گیا تھا پھر مجھے خدا نے عارضی موت سے بچایا۔ 2008 میں جب میں فرانس کی سیر کر رہا تھا۔ میں اپنے باپ کے پاس گیا۔ جس کو میں قتل کرنا چاہتا تھا جب میں 7 سال ایک چھوٹا بچہ تھا۔ جب میں نے اسے دیکھا۔ میں نے اسے گلے لگا لیا۔اس کو چوما اسے مکمل طور پر معاف کر دیا۔ مجھے اس سے مزید شکوہ نہ تھا۔تمام ماضی حالات کے باوجود میں نے اس سے پیار کیا۔

''خدا ہی ایسی تبدیلیاں لا سکتا ہے۔''

اس نے مجھے غمگین سے پیار میں تبدیل کر دیا۔اس نے مجھے بُرے حالات سے اچھے حالات میں کر دیا۔لیکن مجھے یقین تھا کہ اگر یسوع المسیح سے ملاقات نہ ہوئی ہوتی تو آپ میری کہانی نہ پڑھ سکتے کیونکہ میری زندگی بہت ہی ناخوشگوار تھی جس کو میں ختم کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔

اب میں ان تمام لوگوں سپیشل لڑکیوں/لڑکوں کو سبق دینا چاہوں گا جو غمگین، تنہا اور خودکشی کرنا چاہتے ہیں جن کے لیے کچھ یوں لکھتا ہوں۔ بائیبل میں ہے

''ہماری جدوجہد گوشت یا خون کے خلاف نہیں ہے بلکہ ان ظالم حکمرانوں کے خلاف اور تاریکی، تنہائی کے خلاف ہے۔''

اگر ہم خدا کی ہستی کو یاد نہ کریں گے اور ان کی تنہائی کے خلاف جنگ میں شریک نہ ہونگے تو ہم دماغی اور جسمانی موت کا سبب بنیں گئے۔

اگر تم خدا کا ساتھ دو گے اور اپنے راستے اس کے بتائے ہوئے طریقہ سے استعمال کرو گے تو خدا کی مدد بھی آپ کے ساتھ ہوگی۔اعتماد کو کبھی نہ کھوئیں۔

میں اب بیمار کو پسند کرتا ہوں۔ایک دن ہم نے یہ زمین چھوڑ جانی ہے۔ہم کو

اسے قبول کرنا چاہیے۔ خدا کے الفاظ ہیں۔ یسعیاہ

"یقیناً اس نے ہماری بیماریوں کو کمزور کر دیا۔ تباہ حالات اور غم اُٹھا لیئے۔"

اور کہا زبور 6-1-103

سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس کے ہاتھ میں میری روح ہے۔ خدا کی تعریف جس کے پاس میری روح ہے اس کی نعمتوں کو مت بھولنا جو ہماری غلطیوں کوتاہیوں کو معاف اور بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ جس نے تم میں پیار پیدا کیا جس نے باز کی طرح تمہاری یوتھ کو نیا بنایا۔ یہ تعریفیں انصاف کا کام کرتیں ہیں۔ تمام تعریفیں خدا کے لیے ہیں۔"

یسوع المسیح نے کہا کہ تم ان تمام بیماریوں سے پاک رہوں۔ اس پر یقین رکھو کیونکہ یہ وعدہ تمارہ گواہ بن جائیگا۔ خدا کے حکم کا انتظار کرو **"خدا کی نعمت کے لیے انتظار ضروری ہے۔"** نوحہ 26-3

میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ تم سزیافتہ ہوگے کیونکہ میں یہ تجربہ کئی دفعہ اپنی زندگی میں کیا ہے۔ اور میں یہ کتاب گواہی کے ساتھ بند کرنا چاہوں گا۔

سال 2005 میں میں بہت بیمار ہوگیا اور گردن کی تکلیف میں مبتلا ہوگیا میں کئی دن تک بستر پر پڑا رہا میں بڑا پریشان ہوا اور دماغی درد شدا اختیار کر گیا کہ میں اپنی آنکھیں تک نہ کھول پاتا روشنی درد کی شدت میں اضافہ کرتی ہے حتیٰ کہ میں اپنی آنکھیں بھی کھول نہ پاتا میں کئی روز تک بھوکا پیاسا لیٹا رہا

میں پریشان سے پریشان ہوتا جا رہا تھا حتیٰ کہ میں بول بھی نہیں سکتا تھا۔

میری بڑی بیٹی نے فوری طور پر ہمارے فیملی ڈاکٹر کو بلایا اس نے بتلایا کہ آپ کو دماغ کی رسولی ہے میں نے ہسپتال سے بہت سارے ٹیسٹ سکینز وغیرہ کروائے

ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر میرے پاس آیا اور کہا کہ آپکے دماغ میں انفیکشن ہو گیا ہے جس کے لیے پندرہ دن تک اینٹی بائیوٹک کھانی پڑے گی۔ جس کے بعد میں کافی زیادہ نقصانات بھی ہو سکتے ہیں۔

لیکن اس کورس میں 70% افراد کی موت بھی ہو سکتی ہے۔ میں اور میری بیوی پہلے ہی سوچ رہے تھے کہ ہمارے فیملی ڈاکٹر اور نیورلوجسٹ نے ہمیں حقیقت سے آگاہ نہیں کیا کہ مجھے اس قدر خطرناک بیماری ہوگئی ہے۔

پھر ڈاکٹر نے بالکل تنہا ایک چھوٹے سے کمرے میں بند کر دیا نرسیں اور ڈاکٹرز جنہوں نے ماسک اور گلوز پہنے ہوئے تھے مجھے شعاعیں لگانے والے کمرے میں لے گئے میں گئی گھنٹوں تک تنہا پڑا رہا میں نے بے بسی کے انداز میں کہا میرے خداوند مجھے صحت دے تو ہی مجھے صحت دینے والا ہے۔

دو دن بعد انہوں نے مجھے سروس روم سے نیورولوجسٹ روم میں منتقل کر دیا خوش قسمتی سے میری ملاقات ایسے ڈاکٹر سے ہوئی جو مجھے کاروباری لحاظ سے جانتا تھا اُس نے مجھ پر اپنی تمام توجہ دیئے رکھی اور بہت سارے معاملات کو حل کیا تاہم جس طرح دن گزرتے گئے میری فیملی اور کرسچن دوستوں نے میرے لیے دعائیں کیں۔

جس ڈیپارٹمنٹ میں میں زیر علاج تھا اس سٹاف کی بدولت میں دن بدن صحت مند ہو رہا تھا دو ہفتوں کے علاج سے میں بہتری محسوس کر رہا تھا۔ یہ کیسے ہوا یہ سب میرے خدا کی طرف سے تھا کہ اسنے مجھے صحت تندرستی دی مگر ڈاکٹر مجھے گھر جانے کی

اجازت نہیں دے رہے تھے۔اور مجھے آسٹریلیا سے MRI کروانے کا مشورہ دے رہے تھے تا کہ پتہ چل سکے کہ میں مکمل طور پر صحت یاب ہو چکا ہوں کہ نہیں۔میں اور میری بیوی اس بات پر رضا مند نہیں ہو رہے تھے۔مگر ڈاکٹر صاحبان مجھے علاج مکمل کرنے کے لیے کہہ رہے تھے۔دو دن بعد ہی میں آسٹریلیا روانہ ہو گیا اور اپنے تمام ٹیسٹ کروائے جس پر وہاں کے پروفیسر نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا اور کہا کہ تم مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے ہو اور بیماری کی علامات ختم ہو چکی ہیں۔اسکے الفاظ میرے لیے غیر یقینی تھے۔خدا نے مجھے معاف کر دیا۔میں نے صحت یاب ہونے کے بعد اپنے دفتر میں بیٹھ کر اونچی آواز میں خدا کا شکر ادا کیا اور کہا کہ خدا پاک آپ عظیم ہو۔

یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب ہم سچے دل سے اپنے خدا کو پکاریں اور خدائے پاک سنتا اور دیکھتا ہے۔اگر خدائے پاک نے چاہا تو میں جلد ہی دوسری کتاب میں بتاؤں گا۔خداوند نے کس طرح میری بیٹی کو موت سے بچالیا جب وہ میرے بازوؤں میں دم توڑ رہی تھی۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس موضوع کو ختم کرتا ہوں کہ خداوند کے ساتھ بات کرنا اتنا آسان ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔

اگر آج آپ پریشانیوں میں مبتلا ہیں تو یہ صرف اور صرف یہ نشہ آور اشیاء کا استعمال، شراب نوشی، جنس پرستی اور زنا کاری کا نتیجہ ہے۔میں آپ کو خداوند سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا ہوں اور یہ کرنا بہت آسان ہے۔آپ نے اپنا دل خداوند کو دینا ہے۔اور کہنا ہے خداوند مجھے معاف کر دو اور مجھے گناہوں سے بچالو۔پھر دیکھنا کہ خداوند آپ سے کس طرح پیار کرتا ہے۔

اور میں آپ کو پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ خداوند آپ کی ساری زندگی کیسے تبدیل کرتا ہے۔

››اور رحم کرنے والے خداوند۔یسوع میرے محافظ۔آ او رمیری مدد کرو تم مجھے ہر ایک سے زیادہ بہتر جانتے ہو۔جب سے تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔تم میری پریشانیاں جانتے ہو۔اور مجھے ہر پریشانی سے بچا۔ہر اس مصیبت سے بچا جس نے مجھے تم سے دور رکھا ہو ہے۔میری زندگی کو بدل دے اور

مجھے سیدھا راستہ دکھادے اور میرے گناہوں کو معاف فرمادے‹‹۔آمین

میں اب اس کتاب کو خداوند کی عظمت کیساتھ اختتام پذیر کر رہا ہوں جس نے مجھ کو زندگی عطا کی۔

آو اب ہم خداوند کو یاد کریں جس نے اپنے بیٹے کو ہمارے پاس بھیجا اور جو ہمیں زندہ کر سکتا ہے۔یہ سب کچھ اسکی عطا کی ہوئی ہے۔اگر مین مر جاتا تو آج میں کچھ نہ لکھ پاتا۔آج میں بہت خوش ہوں مجھے خداوند نے نئی زندگی دی جو عظیم اور برتر ہے۔

بیشک ہم اپنی زندگی میں بہت ساری مشکلات اور نا انصافیوں سے گزرتے ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ اصل خوشی عظیم خداوند کے پاس ہے اسکی مدد یقینی ہے۔جو حیران کن طریقے سے زندگی بدل سکتے ہیں۔

››اس عظیم خدا کے لیے جو دنیا سے بہت پیار کرتا ہے۔جس نے اپنا پیارا بیٹا دنیا میں بھیجا۔جو اس پر اعتماد کرتا ہے کبھی برباد نہیں ہوتا اور ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی پالیتا ہے۔

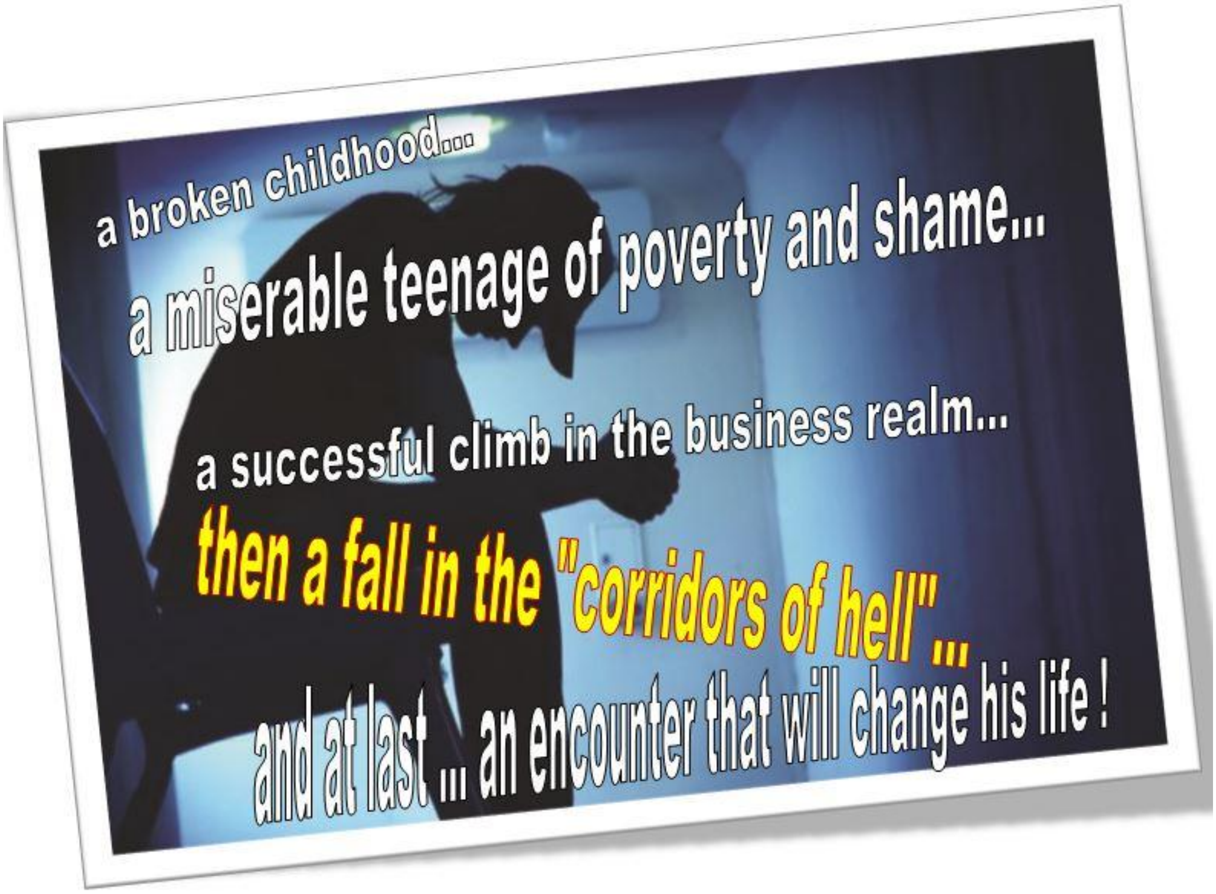
a broken childhood...
a miserable teenage of poverty and shame...
a successful climb in the business realm...
then a fall in the "corridors of hell"...
and at last ... an encounter that will change his life !